Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۶ صفر ۱۴۱۲ھ، ۱۷ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۱۷ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۸۲

ربوہ میں یوم آزادی جوش و خروش سے منایا گیا

ربوہ میں امسال ۱۴ اگست کے دن یوم جشنِ آزادی بڑی دھوم دھام سے اور جوش و خروش سے منایا گیا۔ گلیوں، بازاروں اور مکانوں کو جھنڈیوں اور قومی پرچموں سے سجایا گیا۔ بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور اس دن کی خوشی کی مناسبت سے کبڈی اور کرکٹ وغیرہ کے مقابلے کروائے گئے جن کو اہلِ ربوہ نے بڑی تعداد میں دیکھا۔ اہل ربوہ نے مُلک کے استحکام اور ترقی کے لئے دُعائیں مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پاک وطن کو قائم و دائم اور شاد و آباد رکھے۔ (تفصیلات آئندہ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یعنی بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے، لیکن اگر کوئی عفو کرے، مگر وہ عفو بے محل نہ ہو، بلکہ اس عفو سے اصلاح مقصود ہو تو اس کا اجر اللہ کے ذمّہ ہے۔ مثلاً اگر چور کو چھوڑ دیا جائے تو وہ دلیر ہو کر ڈاکہ زنی کرے گا۔ اس کو سزا ہی دینی چاہیئے۔ لیکن اگر دو نوکر ہوں اور ایک اُن میں سے ایسا ہو کہ ذرا سی چشم نمائی ہی اُس کو شرمندہ کر دیتی اور اس کی اصلاح کا موجب ہوتی ہو، تو اُس کو سخت سزا مناسب نہیں۔ مگر دُوسرا عمداً شرارت کرتا ہے، اس کو عفو کریں تو بگڑتا ہے۔ اُس کو سزا ہی دی جاوے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۱)

"کسی کو اخلاق کی کوئی قوت نہیں دی گئی، مگر اس کو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملی۔ ترکِ اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے۔ ایک شخص جو مثلاً زنا کرتا ہے۔ اس کو خبر نہیں کہ اُس عورت کے خاوند کو کس قدر صدمہ عظیم پہنچتا ہے۔ اب اگر یہ اُس تکلیف اور صدمہ کو محسوس کر سکتا اور اس کو اخلاقی حصّہ حاصل ہوتا، تو ایسے فعلِ شنیع کا مرتکب نہ ہوتا۔ اگر ایسے نابکار انسان کو یہ معلوم ہو جاتا کہ اس فعلِ بد کے ارتکاب سے نوعِ انسان کے لئے کیسے کیسے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں تو ہٹ جاتا۔ ایک شخص جو چوری کرتا ہے، کمبخت ظالم اتنا بھی تو نہیں کرتا کہ رات کے کھانے کے واسطے ہی چھوڑ جائے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک غریب کی کئی سالوں کی محنت کو ملیا میٹ کر دیتا ہے اور جو کچھ گھر میں پاتا ہے۔ سب کا سب لے جاتا ہے۔ ایسی قبیح بدی کی اصل جڑ کیا ہے؟ اخلاقی قوت کا نہ ہونا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۵۵)

محترم چوہدری فرزند علی صاحب وفات پا گئے

ربوہ: ۱۵ اگست۔ احباب کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کل ۱۴ اگست کو دن کے بارہ بج کر پانچ منٹ پر وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۷۹ برس تھی۔ موصوف مکرم چوہدری ہادی علی صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے والد ہیں۔

ان کی نماز جنازہ ۱۵ اگست کو صبح ساڑھے آٹھ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی مولانا موصوف نے ہی کروائی۔

محترم چوہدری فرزند علی صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ ۱۲۱، چک گھوکھو وال میں پیدا ہوئے۔ زمینداری اور ڈاکٹری کا سلسلہ عمر بھر جاری رکھا۔ انتہائی کامیاب زمیندار تھے۔ آپ کو ربوہ میں اہم مناصب پر خدمت دین کی بھی توفیق ملی۔ ۱۹۵۴ء میں ربوہ کے صدر عمومی رہے۔ اپنے محلہ دارالرحمت غربی کے بارہ سال تک صدر رہے۔ اس کے علاوہ ٹاؤن کمیٹی کے رکن۔ میونسپل کمشنر اور تحصیل چنیوٹ کے ممبر بھی رہے۔ ۱۹۴۸ء میں حکومت نے جو وار کمیٹی بنائی تھی اس کے ریاست بہاولپور میں

باقی صفحہ ۵ پر

اپنے بچوں کو ہدایت پر قائم رکھنے کیلئے تدبیر اور دعا کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے)

"یاد رکھیں آپ، شروع میں جو بدی پیدا ہوتی ہے اس وقت ابھی دل تک نہیں وہ پہنچتی، باہر سے آتی ہے تو اعمال غیر صالح ہو جاتے ہیں لیکن دل ابھی صداقت کے اوپر قائم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) جب انہوں نے کج روی کو اختیار کیا (۔) (الصف آیت: ۶) تو پھر آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں بھی زنگ لگا اور پہلے وہ سچ کو، صداقت کو سچ اور صداقت سمجھتے ہوئے ٹیڑھے راستوں کو اختیار کر رہے تھے پھر وہ سمجھنے لگے کہ وہ ہدایت پر قائم ہیں، وہ تو سیدھے راستوں پر چل رہے ہیں کوئی کجی ان کے اندر نہیں ہے اس لئے ہمیں ایک زبردست دُعا سکھائی گئی...... (آل عمران آیت ۹) کہ اے ہمارے رب ہدایت دینے کے بعد ہمیں کبھی کج نہ ہونے دینا۔ اس میں یہ دُعا بھی ہے اور دو باتوں کا اعلان کیا گیا ہے ایک یہ کہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے (.....) بعد اس کے کہ تُو نے ہمیں ہدایت دی، تو ہدایت اپنے زور سے نہیں حاصل کر سکتے۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷؍ ظہور ۱۳۷۰ ہش ۱۷؍ اگست ۱۹۹۱ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:-

(۱) استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل ہوتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔

(۲) دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔

(۴) جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔

(۵) ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ مل کر چند روز گذارہ کر لیں۔

(۶) میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔

(۷) جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعائیں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دعا کرتے کو ایک حزب ٹھہرا لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(۸) میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پالوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیتِ دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں۔

(۹) اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔

(۱۰) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گناہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے۔

راستے میں بیٹھ کر گپ شپ لگانے کیلئے
منتخب یہ جگہ کر لی ہے ٹھکانے کیلئے
ہے شرافت کا تقاضا سوچ لیں یہ بات بھی
کوئی مشکل تو نہیں ہے آنے جانے کیلئے

ابوالاقبال

فارسی منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

آنکہ در عشقِ احد محو و فنا است

(وہ شخص جو خدا کے عشق میں محو اور فانی ہے)

آنکہ در عشقِ احد محو و فنا است — ہرچہ زو آید ز ذاتِ کبریا است

جو خدا کے عشق میں محو اور راسی ہیں۔ فانی ہے وہ جو کچھ بھی کرتا ہے وہ ذاتِ کبریا ہی کی طرف سے ہے

فانی است و تیرِ او تیرِ حق است — صیدِ او در اصل نخچیرِ حق است

وہ فانی فی اللہ ہے اس لئے اس کا تیر خدا کا تیر ہے اور اس کا شکار در اصل خدا کا شکار ہے

آنچہ مے باشد خدا را از صفات — خود دمد در فانیاں آں پاک ذات

جو خدا تعالیٰ کی اپنی صفات ہیں وہ پاک ذات خود اپنی ان صفات کو فانی فی اللہ لوگوں میں پھونک دیتا ہے

خوئے حق گردد در ایشاں آشکار — از جمال و از جلالِ کردگار!

خدا کی صفات ان فانی فی اللہ لوگوں سے ظاہر ہونے لگتی ہیں خواہ وہ جمالی صفات ہوں یا جلالی صفات

لطفِ شاں لطفِ خدا ہم قہرِ شاں — قہرِ حق گردد نہ ہمچوں دیگراں!

ان کا لطف خدا کا لطف اور ان کا قہر خدا کا قہر ہو جاتا ہے دوسروں کی طرح ان کا معاملہ نہیں رہتا

فانیاں ہستند از خود دور تر — چوں ملائک کارکن از دادگر

ایسے فانی فی اللہ اپنی خودی سے بالکل دور ہوتے ہیں۔ وہ تو فرشتوں کی طرح خدا کے منصف کارندے ہوتے ہیں

فانی اند و آلۂ ربّانی اند! — نورِ حق در جامۂ انسانی اند

وہ خدا میں فنا ہوتے ہیں اور اس کے ہتھیار بن جاتے ہیں انسانی جامہ میں وہ خدا کا نور ہوتے ہیں

کفالت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو کہتے ہیں کہ کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسبِ منشاء رقم جمع کروانا چاہتے ہیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ نے خدام الاحمدیہ کے متعلق ضروری ارشادات بیان فرماتے ہوئے فرمایا (۱۱ ستمبر ۱۹۴۲ء)

آج کا خطبہ میں خدام الاحمدیہ کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض یہ تھی کہ نوجوانوں میں دینی روح پیدا کی جائے۔ اور ان کے قلوب میں دین کے لئے اور بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ چونکہ ہر باطن کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ہر مذہب کے لئے ایک چھلکا اسکی حفاظت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اسلئے بعض قوانین ایسے مقرر کئے گئے جنکا منشا یہ تھا کہ یہ مغز جو اس تحریک کے چلانے کا اصل مقصد ہے محفوظ رہے مگر ہو سکتا ہے بعض لوگ اپنی کم فہمی کی وجہ سے اس کے چھلکے کو ہی اصل مغز سمجھ لیں۔ اور اسکے ظاہر ہی کو باطن خیال کر کے اس وہم میں مبتلا ہو جائیں کہ جو کام ان کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کو انہوں نے پورا کر لیا ہے۔ اور اس قسم کے دھوکے طبعی طور پر انسان کو لگتے ہی رہتے ہیں۔ نماز کو ہی لے لو۔ نماز ایک چھلکا ہے ایک ظاہر ہے۔ اس باطن اور مغز کا جو خدا اپنے بندوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ نماز کیا ہے انہیں الفاظ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تصویر کھینچ کر بندے کے سامنے رکھ دی گئی ہے اور اس تصویر کو سامنے لاکر خیالی طور پر بندہ اپنے خدا سے باتیں کرتا ہے۔ جب وہ کہتا ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں تو اس وقت خدا تو اسکے سامنے نہیں ہوتا۔ وہ ہزاروں پردوں بلکہ ان گنت پردوں میں چھپا ہوا اسکی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ مگر چونکہ اس نے لفظی تصویر خدا تعالیٰ کی کھینچ لی ہوتی ہے اسلئے اسکے لئے جائز ہو جاتا ہے کہ وہ نماز میں "ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں" کہے۔ یہ تصویر اسکے سامنے اس لئے رکھی جاتی ہے۔ تاکہ جب اسے خدا تعالیٰ کی زیارت نصیب ہو وہ اسے پہچان جائے۔ گویا نماز کیا ہے۔ ایک تصویر ہے۔ بالکل ایسی ہی جیسے کسی کا چھوٹا بچہ ہو اور وہ اسے بچپن میں ہی چھوڑ کر کہیں چلا جائے تو ماں اسے ہمیشہ اسکے باپ کی تصویر دکھاتی رہے کہ یہ تیرا اَبا ہے۔ یہ تیرا اَبا ہے۔ تاکہ جب اس کا باپ گھر میں آئے تو وہ اس سے منہ نہ موڑے۔ اور یہ نہ کہے کہ میں نہیں جانتا یہ کون ہے۔ کیونکہ اس نے بار بار اپنے باپ کی تصویر دیکھی ہوگی اسلئے جب وہ باپ کو اصلی صورت میں دیکھے گا تو فوراً اسے پہچان لے گا اور سمجھ جائے گا کہ یہ میرا باپ ہے۔ اسی طرح نماز میں خدا تعالیٰ کی ہستی کی لفظوں میں تصویر کھینچی جاتی ہے۔ کہ وہ رب ہے۔ وہ رحمان ہے۔ وہ رحیم ہے۔ وہ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ وہ انسان کو صراطِ مستقیم پر چلانے والا ہے۔ وہ ضلالت اور غضب کے راستوں سے بچانے اور محفوظ رکھنے والا ہے۔ وہ اعلیٰ ہے۔ وہ عظیم ہے۔ وہ سبحان ہے وہ اکبر ہے۔ وہ تمام حمدوں کا مالک ہے ہر قسم کی تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ ہر قسم کی قربانیاں اسی کے لئے ہیں۔ اور ہر قسم کی عبادتوں کا وہی مستحق ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی ایک تصویر ہے۔ مثبت تصویر نہ کہ منفی۔ جب ایسی ہستی میں انسان کو یہ صفات نظر آجائیں گی تو وہ فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ خدا ہے۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ ایک غیر شکل میں بندوں کے سامنے ظاہر ہوگا۔ اور انہیں کہے گا میں تمہارا خدا ہوں تم مجھے سجدہ کرو۔ بندے استغفار کرتے ہوئے کہیں گے کہ تو ہمارا خدا نہیں ہو سکتا۔ ہم تجھے سجدہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ ہم تجھے نہیں پہچانتے تب وہ اس شکل میں جو انہیں بتائی گئی تھی ظاہر ہوگا۔ اور تمام بندے سجدے میں گر جائیں گے۔ اس میں درحقیقت اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک قسم کی تصویر لوگوں کے سامنے رکھی ہوئی ہے۔ تاکہ وہ اسے دیکھتے رہیں۔ دیکھتے رہیں اور دیکھتے رہیں اور اسکے اوصاف کو اچھی طرح یاد کر لیں تاکہ جب خدا تعالیٰ ان کے سامنے آئے اس جہان میں یا اگلے جہان میں وہ اسے فوراً پہچان لے۔

حسین ساجد کا ایک مضمون

حسین ایم ساجد ایم۔ ڈی۔ فرینک آر فری من کے ۱۹۷۶ میں ایپی لیپسیا کے دسمبر کے شمارے میں شائع شدہ ایک مضمون کی طرف توجہ مبذول کراتے ہیں اور اس میں دیئے گئے واقعات کا تجزیہ کرتے ہیں۔

ساجد صاحب کا کہنا ہے کہ اگرچہ مغربی نقاد جان بوجھ کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کرنے کے عادی ہیں لیکن اس مضمون کے مصنف نے کوشش کی ہے کہ وہ اپنی تحریر کو غیر جانبدارانہ رکھے۔ اس کے باوجود یہ افسوس کا مقام ہے کہ مصنف نے اپنے مضمون کے لئے جو مواد اکٹھا کیا ہے اس کی بنیاد یا تو سنی سنائی باتیں ہیں یا مسخ شدہ تاریخ جو کہ مغربی ممالک کے دشمنان اسلام نے لکھی ہے۔ یہ بات کوئی عجیب نہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں ہمیشہ قائم رہنے والے نقوش چھوڑے ہیں وہ معصومانہ انداز میں غیر مصدقہ کہانیوں کے شکار بن جاتے ہیں اور کہانیوں کا یہ جال ان کے دوست بنتے ہیں اور ان کے دشمن بھی جہاں تک دوستوں کا تعلق ہے وہ عقیدت کے رنگ میں اپنے ہیرو کو بڑے سے بڑا بنا کر پیش کرتے ہیں اور جہاں تک دشمنوں کا تعلق ہے وہ نفرت کی وجہ سے انہیں انکی حیثیت سے گرانا چاہتے ہیں جب لوگ سائنسی طور پر تجزیہ کرتے ہوئے افسانوں پر بنیاد رکھ لیتے ہیں تو وہ یقیناً ایک معزز دانشور کا چولہ اتار پھینکتے ہیں۔

گلام GUILLAUME نے اس طریق تجزیہ پر متنبہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح نگاروں کے بیانات پر توجہ کئے بغیر تنقید کرنا یقیناً غلطی کی راہ پر گامزن کر دے گا۔ اسکے مقابلہ میں جن مغربی دانشوروں نے عمومیت کا رنگ دے دیا ہے وہ بھی بے سود ہے۔ ہر وہ نقاد جو تعصب سے مبّرا ہے۔ یہ جانتا ہے کہ عرب سوانح نگاروں نے اور روایات پیش کرنے والوں نے کہانیاں بھی شامل کر لی ہیں اور یہ لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح پیش کرتے ہیں جیسے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہونگے۔ نہ کہ اس طرح جیسے کہ وہ واقعی تھے۔ اس طور پر بات کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ فیئر فیلڈ کی تنقید قابل ذکر ہے۔

لیکن جہاں تک ایک ایسے شخص کا تعلق ہے جو آج سے لمبا عرصہ پہلے فوت ہو چکا ہو اور انکی اب تشخیص کی جا رہی ہو یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے بیٹھک میں کوئی کھیل کھیلی جا رہی ہو۔ جس کی پشت پر بڑی مضبوط دانشوری موجود ہو۔ ڈاکٹر فری من نے تاریخ کی جو باتیں پیش کی ہیں۔ انکی تردید اور اصل واقعات کے پیش کرنے کے لئے تو بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ڈاکٹر ساجد کہتے ہیں کہ میں صرف چند ایک باتوں کی طرف اشارہ کرونگا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۶۱۰ء میں چالیس سال کی عمر کو پہنچے تھے۔

جب آپؐ غار حرا میں تھے تو آپؐ کو اللہ تعالےٰ کا پیغام ملا۔ یہ وہ غار ہے جہاں آپؐ دعا اور سوچ بچار کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جو پیغام ملا وہ یہ تھا کہ اس خدا کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا ہے۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔ پڑھ تیرا رب بہت زیادہ مہربان ہے جس نے انسان کو قلم کے ساتھ لکھنا سکھایا جس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ جانتا نہیں تھا۔ (۹۶-۲-۶)۔ یہ ایک بالکل نیا تجربہ تھا اور اس تجربے کے ہوتے ہی آپ فوری طور پر لرزتے ہوئے اپنے گھر پہنچے آپؐ نے خدیجہؓ کو بتایا کہ کیا واقعہ ہوا ہے اور اس خیال کا اظہار کیا کہ ایک آپؐ جیسا کمزور انسان اس ذمہ داری کو کس طرح نبھائے گا۔ اور اس فریضے کی ادائیگی میں کس طرح پورا اترے گا۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا یقیناً اللہ تعالےٰ آپ کو کبھی ناکام نہیں ہونے دیگا۔ آپؐ مہربان ہیں اور لوگوں کے متعلق بہتر باتیں سوچنے والے ہیں۔ آپؐ غریبوں بے کسوں کی مدد کرتے ہیں اور دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں۔

یہاں ساجد صاحب نے وہ ساری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات پیش کی ہے جو حضرت خدیجہؓ نے کہی تھی۔ جس وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ پہلا تجربہ ہوا۔ آپؐ اس وقت غار میں تھے۔ اور اگر یہ خیال آپؐ کے ذہن میں آتا کہ یہ کسی بیماری کا نتیجہ ہے تو آپؐ یقیناً احساس جرم اور شرم کی وجہ سے خاموش رہتے لیکن آپؐ نے فوری طور پر اس بات سے اپنی بیوی کو آگاہ کیا جس نے بلا تامل اس تجربے کو سچا اور درست مانتے ہوئے آپؐ کے متعلق بہت سے تعریفی کلمات کہے۔ آپؐ کے بلند اخلاق کا ذکر کیا۔

ورقہ بن نوفل جو ایک عیسائی عالم تھے انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس تجربے کو تورات کے تجربات کے مطابق بتایا۔ تاریخ میں حضرت خدیجہؓ کی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں ملتی جس میں اس بات کا اظہار ہو کہ انہیں اس بات کا افسوس ہو کہ باوجود اس کے کہ وہ ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں انکا رشتہ ایک غریب شخص سے اور (مرگی) کے مریض سے ہو گیا ہے۔ یہ بالکل غلط بات ہے جو تھوفینز (THEOPHANES) نے کہی ہے۔ جن کے متعلق ٹیمکن (TEM-KIN) نے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ باطنیتی مؤرخ تھیوفینز جو ۸۱۷ء میں فوت ہوا نے جو کچھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا وہ محض اس لئے لکھا کہ وہ ثابت کرے کہ خدانخواستہ حضورؐ فریب دہی سے کام لے رہے تھے اور یہ بات غلط تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو کوئی مشن سپرد کیا تھا۔ کارلائل (CARLYLE) نے بھی ایسی ہی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ وہ جھوٹ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد پھیلائے گئے اگرچہ نیک نیتی ہی سے سہی باعث شرم ہیں۔ جب پوکاک (POCOCK) نے گروشس (GROTIUS) سے پوچھا کہ کبوتروں والی کہانی کا ثبوت کیا ہے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کانوں سے کچھ دانے چنے۔ اور کہا یہ گیا کہ فرشتے نے کچھ کہا ہے۔ گروشس نے جواب دیا کہ اسکا ثبوت تو کوئی نہیں میں نے طبقات ابن سعد کا مطالعہ کیا ہے۔ وہاں کوئی ایسی بات نہیں ملی۔ یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کی طرح جس پر نیند کا غلبہ ہو زمین پر گر گئے اس کے متعلق بھی میں کہہ سکتا ہوں کہ کسی روایات کی کتاب میں ایسے الفاظ نہیں ملتے جو مصنف نے پیش کئے ہیں۔ ساجد صاحب کہتے ہیں کہ میں ممنون ہونگا اگر ڈاکٹر فری من اس سلسلے میں اصل الفاظ کا حوالہ دیں۔ جب ڈاکٹر فری من نے لکھا بہت سے مریض ایسے ہیں جو مذہبی باتوں کے متعلق باتیں نہیں کرتے۔ جب وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس شخص کا تعلق کسی سائنسی انتظامیہ سے ہے۔ تو ڈاکٹر فری من کے متعلق یقین ہو جاتا ہے کہ وہ یہ بات نہیں جانتے کہ اسلام کے آغاز سے اب تک ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہیں اس قسم کے آسمانی تجربات ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر ساجد قرآن کریم کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذہنی اور جسمانی صحت بالکل درست تھی اور وہ اس سلسلے میں یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر تم کسی شک میں ہو اس چیز کے متعلق جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو ایک سورۃ ویسی بنا کر دکھاؤ اور بے شک اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو۔

جہاں تک جذباتی ہیجان کا تعلق ہے وہ مرگی کے مریض میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ پرانی اور تازہ طبی معلومات کے مطابق یہ ہیجان یقیناً مریض میں پایا جاتا ہے۔ ڈوسٹوسکی DOS-TOEVSKY نے اپنی مرگی کی کیفیت کے بڑھ جانے کے متعلق یہی باتیں لکھی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود اس کے کہ بہت مشکل حالات اور ماحول میں زندگی گزاری لیکن اس کے باوجود آپؐ نے کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کیں۔ اگرچہ لوگوں نے آپؐ کی زندگی ختم کرنے کی دھمکیاں بھی دیں اور کوششیں بھی کیں لیکن ان سب کے باوجود کبھی ایک دفعہ بھی آپؐ پر غم کا ایسا دور نہیں آیا کہ آپؐ جیسا کہ معاند کہتے ہیں بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے ہوں۔ گلام نے زندگی کے اس پہلو کے متعلق وضاحت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آج سے پہلے کے عربی دانے روایات کو سامنے رکھتے ہوئے اور اس دباؤ کو جو بعض اوقات آپ کی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا۔ اس نتیجے پر غلطی سے پہنچے کہ آپ مرگی زدہ تھے۔ یہ الزام ایک باطنیتی مصنف نے لگایا تھا۔ اور صاف طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف تعصب کا نتیجہ تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ انبیاء دوسرے لوگوں سے خاصے مختلف ہوتے ہیں لیکن ان کے رویے سے یہ ہرگز نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ وہ خدانخواستہ کسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ گلام یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی شخصیت تھے کہ جن کی سوجھ بوجھ نے کبھی آپ سے بے وفائی نہیں کی۔ جو لوگ حضورؐ کی صحت کے متعلق ناروا باتیں کرتے ہیں وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایسے لوگ کس قسم کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

ساجد کہتے ہیں کہ میں قارئین سے گذارش کرونگا کہ وہ حقائق کو سامنے رکھ کر ایسی باتوں کا تجزیہ کیا کریں پن فیلڈ (PEN FIELD) اپنی ایک کتاب میں کہتے ہیں کہ جو باتیں سنی سنائی ہوں اور انہیں دلیل کے طور پر استعمال کر لیا جائے وہ بے سود سے بھی زیادہ بری ہوتی ہیں یعنی وہ بھی اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ حقائق کو سامنے رکھ کر تجزیہ کیا جانا چاہیئے۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ___ نون سین

برطانیہ — سیاسی پناہ

برطانیہ نے ایسے جہازوں کو جرمانہ جو مسافروں کو بغیر انکے ضروری کاغذات کے برطانیہ میں لائیں گے دوگنا کر دیا ہے۔ حکومت نے گذشتہ مئی میں اعلان کیا تھا کہ وہ برطانیہ آنیوالوں کی تعداد کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے خاص طور پر وہ لوگ جو سیاسی پناہ لینے کے لئے برطانیہ آتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ برطانیہ کی حکومت اس بات سے پریشان تھی کہ سیاسی پناہ لینے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ اور اسلئے اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ہوائی سفر اور بحری سفر کے راستے آنے والے لوگوں کو کنٹرول کیا جائے جو ائیر لائنز اس قانون کی پابندی نہیں کرے گی۔ انہیں ہر ایک مسافر کے لئے ۲۰۰۰ پاؤنڈ جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔ یعنی ہر ایسے مسافر کے لئے جو بغیر ضروری کاغذات کے برطانیہ میں سیاسی پناہ لینے کے لئے داخل ہو۔ حکومت نے ایسے ایجنٹوں پر بھی کارروائی شروع کر دی ہے جو لوگوں کو سیاسی پناہ لینے کے مشورے دیتے ہیں۔ حکومت کا خیال ہے کہ ان لوگوں میں سے آنے والوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو حقیقی طور پر مہاجر نہیں کہے جا سکتے۔ گذشتہ سال تیس ہزار افراد نے سیاسی پناہ لینے کی درخواست کی تھی۔ اور خیال یہ ہے کہ اس سال یہ تعداد پچاس ہزار تک پہنچ جائے گی۔ حکومت نے اس کام کے لئے مزید امیگریشن سٹاف بھی مقرر کیا ہے۔ تاکہ ہوائی اڈوں پر اور بحری بندرگاہوں پر ان لوگوں کو چیک کیا جائے اور جن لوگوں کو واقعی پناہ لینے کی ضرورت ہے ان کی درخواستوں پر جلد کارروائی کی جا سکے۔

ائیر لائنز نے اس بات پر احتجاج کیا ہے کہ جو جرمانہ انہیں بتایا گیا ہے وہ ناقابل ادائیگی ہے اور ان کے لئے یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ ہزاروں مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہوئے ہر مسافر کے کاغذات کو اتنا چیک کریں جتنا کہ حکومت مطالبہ کر رہی ہے۔ بعض اوقات تیسری دنیا سے آنے والے لوگ جو سیاسی پناہ چاہتے ہیں راستے میں اپنے کاغذات ضائع کر دیتے ہیں۔ یورپین کمیونٹی میں بھی خاصا شور پڑا ہوا ہے۔ کیونکہ سیاسی پناہ لینے والوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور اقوام متحدہ کے کنونشن کے مطابق سیاسی پناہ لینا پہلے سے زیادہ آسان ہو چکا ہے۔ جہاں تک برطانوی حکومت کا تعلق ہے وہ اس امداد کو بھی کم کرنا چاہتی ہے۔ جو سیاسی پناہ لینے والوں کو قانونی طور پر دی جاتی ہے۔ حکومت کا ایک ادارہ ہے۔ جسے امیگرنٹس ایڈوائزری سروس کہتے ہیں۔ اس کے متعلق حکومت نے کہا ہے کہ وہ لوگ جو صحیح معنوں میں سیاسی پناہ لینے کے مستحق ہیں ان کے لئے مزید روپیہ دیا جائے گا۔ تاکہ وہ ہوم آفس کو اپنا کیس پیش کر سکیں لیکن اس سلسلے میں جو ادارہ ذمہ دار ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ کام اسکے کرنے کا نہیں ہے۔ کام ضرورت سے زیادہ ہے اور حکومت نے اس سلسلے میں اعلان کرنے سے پہلے یو۔ کے۔ آئی۔ اے۔ ایس۔ تنظیم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشورہ نہیں کیا تھا۔

مزید ٹیلیفون

بتایا گیا ہے کہ ایک فرانسیسی ٹیلی کمیونی کیشن کمپنی کراچی کے لئے ایک لاکھ ساٹھ ہزار ٹیلیفون فراہم کرے گی۔ جس طریق پر یہ ٹیلیفون فراہم کئے جائیں گے اسے بی او۔ ٹی کہا جاتا ہے یعنی وہ سب کچھ بنائیں گے آپریٹ کر کے دیکھیں گے اور اسے منتقل کریں گے۔ بی۔ او ٹی مخفف ہے۔ بلڈ اوپریٹ اور ٹرانسفر کا۔ اب ہر کام جو نجی سیکٹر میں کیا جائے گا۔ اسی کی یہی شرائط ہوں گی۔ غالباً غرض یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ فرم کام کر کے الگ ہو جائے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ کام صحیح طور پر چل نہیں رہا۔ اس لئے ساتھ کے ساتھ تجربہ ہوتا جائے گا کہ جو کام کیا گیا ہے یا کروایا گیا ہے وہ صحیح خطوط پر ہو گیا ہے۔ جس کمپنی نے یہ معاہدہ کیا ہے اس کا نام ہے ال کاٹل AL-CATEL وہ یہ تمام ٹیلیفون سولہ کروڑ ڈالر کی لاگت پر مہیا کرے گی۔ اس کمپنی کا انتخاب اس طرح ہوا کہ بہت سی کمپنیوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا تھا لیکن اسی کمپنی نے جو رقم مانگی وہ ایک ہزار ڈالر ایک لائن کے حساب سے دوسروں سے کم تھی۔ یہ اپنی ساری پراجیکٹ پر خود ہی غور کریں گے۔ سروے کریں گے ٹیلیفون بنائیں گے اور ٹیلیفون لگانے کی جگہیں تیار کریں گے۔ اور تاریں بھی بچھائیں گے یہ سارے کام کرنے کے بعد ان کا معاوضہ سولہ کروڑ ڈالر ہو گا۔ معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ یہ کمپنی بذات خود بہت سے کام اس سلسلے میں کرے گی تاآنکہ ٹیلیفون صحیح طور پر لگنے کا وقت آجائے یعنی گھر میں یا دفتر میں ٹیلیفون لگنے تک تمام کام اس کمپنی کو سرانجام دینے ہوں گے۔ البتہ اس تمام کام کے لئے زمین اور عمارتیں "پاک کام" PAK-COM مہیا کرے گی۔ ایک لاکھ ساٹھ ہزار ٹیلیفون کراچی میں لگائے جائیں گے اور اندازہ یہ ہے کہ اگلے سال کے اختتام سے پہلے ایک لاکھ مزید ٹیلیفون لگانے کی ضرورت پیش آئے گی۔

شام اور امن کانفرنس

شام کے وزیر اطلاعات نے گذشتہ روز کہا کہ شام تو امریکہ کی اس تجویز کی حمایت کرتا ہے جس کا تعلق اکتوبر میں ہونے والی امن کانفرنس سے ہے۔ لیکن جہاں تک اسرائیل کا تعلق ہے وہ اس تجویز کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ مسٹر محمد سلمان وزیر اطلاعات کا خیال ہے کہ اسرائیل اسلئے اس تجویز کو نہیں مان رہا کہ وہ امن کے بدلے ہتھیائی ہوئی زمینیں واپس نہیں کرنا چاہتا۔ اسے امن سے زیادہ زمین پیاری ہے۔ حالانکہ اسے یہ جاننا چاہیئے کہ امن کی عدم موجودگی سارے خطے کے لئے ایک لمبے عرصے سے خطرہ بنی ہوئی ہے۔ امریکہ کی اس تجویز کے متعلق انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کو صرف امریکہ ہی سے منسلک نہیں کرنا چاہیئے اسکی بنیاد اصل میں وہ ریزولیوشنز ہیں جو اقوام متحدہ نے منظور کئے ہوئے ہیں۔ اور اقوام متحدہ کے ریزولیوشنز پر عمل درآمد سب کا فرض ہونا چاہیئے ورنہ اقوام متحدہ بے سود ہو کر رہ جاتی ہے۔

جنوبی افریقہ

پیش رفت میں رکاوٹ

جنوبی افریقہ میں ایک پارٹی کا نام ہے انکاتھا فریڈم پارٹی سب سے زیادہ مشہور پارٹی تو افریقن نیشنل کانگریس ہے جس کے صدر اس وقت نیلسن منڈیلا ہیں اور جو حکومت کے ساتھ براہ راست گفت وشنید کر کے ایک آدمی ایک ووٹ کی پالیسی تیار کرنا چاہتی ہے لیکن انکاتھا فریڈم پارٹی افریقن نیشنل کانگریس کی مخالف پارٹی ہے اور اب ایسے حقائق سامنے آئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت اس پارٹی کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ اسی موقعے پر اس پارٹی کو حکومت نے کچھ رقم دی اور اس رقم کا مقصد یہ تھا کہ پارٹی جم کر افریقن نیشنل کانگریس کی مخالفت کرے۔ اس سلسلے میں پارٹی کو ایک خط بھی لکھا گیا۔ جو کسی نہ کسی طرح صحافیوں کے ہاتھ آگیا اور اسے گارڈین اور ایک مقامی اخبار ویکلی میل نے شائع کر دیا افریقن نیشنل کانگریس نے اس سارے معاملے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ حکومت کو یہ پریشانی ہے کہ یہ خط چوری کس طرح ہو گیا۔ وہ اب ہر ممکن کوشش کر کے یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ فائلوں میں سے یہ خط نکل کس طرح گیا۔ ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں ویکلی میل پر مقدمہ بھی قائم کریں لیکن اس قسم کا مقدمہ کرنے سے یقینی طور پر الجھن بڑھے گی۔ اگر صحافیوں کے ہاتھ کوئی خبر لگ جائے اور خبر بھی اتنی اہمیت کی ہو۔ جتنی کہ حکومت کا انکاتھا افریقن پارٹی کی پشت پناہی کرنا تو وہ کسی صورت میں بھی اس کو دبا کر نہیں رکھیں گے۔ وہ یقیناً اسے شائع کریں گے۔ صحافیوں نے اکثر اس بات پر زور دیا ہے کہ ہمارا کام لوگوں کو ہر قسم کی صحیح معلومات پہنچانا ہے۔ ان معلومات سے کسے نقصان ہوتا ہے اور کسے فائدہ یہ ہمارا کبھی مطمح نظر نہیں ہوتا۔ اب جب کہ حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ اخبار پر مقدمہ چلایا جائے تو کہتے ہیں کہ قانون یہ ہے کہ ایسی جگہیں جہاں جانے کی اجازت نہ ہو وہاں سے کوئی چیز اٹھائی جائے تو سزا کے طور پر ۱۰ سال قید اور دو ہزار پونڈ جرمانہ یعنی یہ دونوں سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں اور ان میں سے ایک بھی جنوبی افریقہ کے صحافیوں کی انجمن نے کہا ہے کہ صحافیوں کا فرض یہ ہے کہ وہ جہاں بھی کرپشن دیکھیں اس کا برملا اظہار کریں۔ پولیس نے اس خط میں جو کچھ کیا ہے اس کو سامنے لانا ہمارا فرض ہے اب اگر پولیس یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ ویکلی میل کو یہ بات کس طرح پہنچی تو ہم صاف طور پر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ یہ زبردستی اور دھاندلی ہے۔ پولیس کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

بہرحال ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک طرف تو حکومت افریقن نیشنل کانگریس کے ساتھ گفت وشنید کر کے ملک کو صحیح خطوط پہ چلانے کی طرف آ رہی ہے اور دوسری طرف درپردہ افریقن نیشنل کانگریس کے مخالفین کی مدد بھی کر رہی ہے۔ اس کے نتائج کسی صورت بھی اچھے نہیں ہو سکتے۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

رکن رہے۔ بہاولپور اور رحیم یار خان کے علاقوں میں زمین لی ربوہ کے اطراف میں بھی زمینداری کرتے رہے۔

محترم چوہدری فرزند علی صاحب بہت صابر، سخی، رحم دل اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خدام میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو جنت میں اعلیٰ درجات عطا کرے۔

موصیان کرام

○ اپنی جائیداد جس سے آپ کو کوئی آمدنی ہو رہی ہے تو اس آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام یعنی ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

روزنامہ الفضل ربوہ ۷؍اگست ۱۹۹۱ء میں جو تعارف صفحہ نمبر ۵ کالم ۲ و ۳ شائع ہوا ہے اس میں انجیل کے دو حوالوں کا ذکر ہے۔ یہ دونوں حوالے اصل صورت میں پیش خدمت ہیں۔

حوالہ نمبر ۱

"یہودیوں نے اسے سنگسار کرنے کیلئے پھر پتھر اٹھائے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں۔ ان میں سے کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو؟ یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو؟ جبکہ اس نے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا (اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں) آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا۔ کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے۔ اسلئے کہ میں نے کہا میں خدا کا بیٹا ہوں"

(یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۱ تا ۳۶)

حوالہ نمبر ۲

"اسلئے کہ جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔ کیونکہ تم کو غلامی کی روح نہیں ملی جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ لے پالک ہونے کی روح ملی جس سے ہم ابا یعنی اے باپ کہہ کر پکارتے ہیں۔ روح خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتی ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ اور اگر فرزند ہیں تو وارث بھی ہیں۔ یعنی خدا کے وارث اور مسیح کے ہم میراث بشرطیکہ ہم اس کے ساتھ دکھ اٹھائیں تاکہ اس کے ساتھ جلال بھی پائیں"

(رومیوں باب ۸ آیت ۱۴ تا ۱۷)

شجرکاری کے اس موسم میں اپنے کھیتوں، ڈیروں، گھروں اور دوسرے موزوں مقامات پر کثرت سے درخت لگائیں یہ نہ صرف آپ کو پھل، سایہ، جانوروں کا چارہ، جلانے کی لکڑی اور دیگر ضروریات مہیا کریں گے بلکہ جہاں بھی آپ درخت لگائیں گے اس جگہ کے حسن کو بھی چار چاند لگا دیں گے۔ اس طرح آپ نہ صرف ایک قومی خدمت بجا لائیں گے بلکہ آپ کے لئے موجب ثواب ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر ۔ گیمبیا

زمین کی موجودہ شکل ۔ وجوہات

لاکھوں سالوں سے ہونے والی شکست و ریخت اب بھی جاری و ساری ہے براعظموں کی موجودہ شکل کو دیکھنے سے عموماً طور پر یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ گویا یہ ابتداء سے اسی شکل میں محفوظ چلے آ رہے ہیں حالانکہ یہ تصور درست نہیں ہے بلکہ براعظموں کی موجودہ تقسیم اور شکل بہت لمبے عرصے کی توڑ پھوڑ اور بننے بگڑنے کے عمل کا نتیجہ ہے۔ مختلف وقتوں میں زمین کے بڑے بڑے ٹکڑے موسمی تغیرات کے نتیجے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور سمندروں میں آہستہ آہستہ تیرتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب و دور ہونے کا عمل جاری رکھتے ہوئے مختلف شکلیں اختیار کرتے چلے گئے۔ اس طرح زمین نے مختلف ادوار سے گزر کر اپنی موجودہ صورت اختیار کی۔

ابتدائے آفرینش سے خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ کائنات میں رنگا رنگ عجائبات پائے جاتے ہیں جو اس کی کامل قدرت کے نمونے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی ہستی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے قرآن کریم میں بار بار مراحل تخلیق کو پیش فرمایا ہے کہ کائنات میں فلاں فلاں حوادث اور موجودات کی تخلیق پہ غور کرو جو میری طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ کتاب کائنات کے شہ پاروں میں ایک باب از خود زمین کی تخلیق کا باب ہے۔ ابتداء سے انسان زمین کی ماہیت، خشکی اور سمندروں کی وسعت اور ان کے جواہر جیسے علوم کے حصول کے لئے جویاں رہا ہے۔ ایک وقت میں انسان کا علم ان علوم کے بارے میں بہت ناقص اور مختصر تھا مگر خدا تعالیٰ کے اذن سے جب علوم پھیلنے کا زمانہ آیا تو انسان کے ہاتھ ایسے ذرائع آنے لگے کہ کائنات کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھنے لگا جس کی ہر صورت قرآنی علوم کی تصدیق ہے۔

ذیل میں قرآن کریم کی مختلف آیات مبارکہ کا ترجمہ دیا جا رہا ہے جو زمین کی تخلیق اور اس پر مختلف ادوار کا عنوان ہیں۔ نیز زمین کے آخری انجام پر روشنی ڈالتی ہیں۔ ان آیات کا مفہوم ذہن میں رکھنے کے بعد زیر بحث مضمون کا مطالعہ کیجئے جو خاکسار نے قارئین کے استفادہ کے لئے تیار کیا ہے جو ریڈرز ڈائجسٹ کے ایک گذشتہ شمارے کا مرہون منت ہے۔ اس مضمون کے مطالعہ کے بعد آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ سائنس دان جس تحقیق میں مصروف ہیں۔ اس پر کس قدر محنت صرف ہوتی ہے مگر اس مضمون کو عنوان کے طور پر قرآن کریم اصولی طور پر صرف چند آیات میں کتنی مضبوطی کے ساتھ بیان فرما چکا ہے۔ جو قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے پر بین دلیل ہے۔

ترجمہ آیات کریمہ

۱۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں عقل مند قوم کے لئے نشانات ہیں۔ ۲:۱۶۵

۲۔ کیا کفار نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے پس ہم نے ان کو کھول دیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو پیدا کیا ہے ۔۔۔ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے ہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ زمین اہل زمین سمیت شدید زلزلہ میں مبتلا ہو جائے ۳۰-۳۱ : ۲۱

۳۔ اور اس کے ساتھ (اسی زمانہ قیام نظام شمسی میں) زمین کو بھی بچھایا ہے ۳۱ : ۷۹

۴۔ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا؟ ۷ : ۷۸۔

۵۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا ہے اور اس میں استحکام کے ساتھ ٹھہرنے والے پہاڑ بنائے ہیں نیز دریا بنائے ہیں۔ ۴:۱۳

۶۔ اور ہم نے زمین کو پھیلایا ہے اور اس میں ہم نے محکم پہاڑ بنائے ہیں ۲۰ : ۱۵۔

۷۔ اور زمین کے اندر سے ہی اس کے پانی کو نکالا ہے ۳۲ : ۷۹۔

۸۔ جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے ۴۹ : ۱۴

۹۔ جس دن زمین پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ ۴۵ : ۵۰۔

۱۰۔ جس دن زمین اور پہاڑ کانپیں گے اور پہاڑ ایسے ٹیلوں کی طرح ہو جائیں گے جو خود بخود پھسلتے جاتے ہیں۔ ۱۵ : ۷۳

۱۱۔ سنو! جب زمین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ ۲۲ : ۸۹۔

۱۲۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم زمین کو اس کی اطراف سے کم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ۴۱ : ۱۳۔

۱۳۔ اور جب سمندروں کو چلا کر ایک دوسرے میں داخل کر دیا جائے گا۔ ۷:۸۱

۱۴۔ ... حالانکہ زمین سب کی سب اس کی مٹھی میں ہے اور آسمان (اور زمین دونوں) قیامت کے دن اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔

آج سے قریباً تیس سال قبل جغرافیہ دانوں نے براعظموں کی موجودہ تقسیم کا راز معلوم کرنے کی کوشش کی اور اس نتیجے پر پہنچے کہ زمین کا "چھلکا" دراصل بہت سی سخت چٹانی پلیٹوں پر مشتمل ہے جو اس کے انتہائی گرم سیال حصے پر گویا تیر رہا ہے جغرافیہ دان کہتے ہیں کہ ابتدائً زمینی خطے اس طرح معرض وجود میں آئے کہ سمندر کی تہہ میں موجود زمینی پلیٹوں نے بعض تغیرات کی وجہ سے ایک دوسرے کو دھکیل کر پانی سے باہر نکالنا شروع کیا اس عمل کے جاری رہنے سے یہ ٹکڑے بڑے سے بڑے ہوتے چلے گئے جو بالآخر براعظموں میں تبدیل ہو گئے اور یہ عمل آج تک جاری ہے۔

جغرافیہ دان مختلف علاقوں کی زمین کی ترکیب اور اس کی تابکاری کا شمار کر کے اس علاقے کی عمر کا تعین کر سکتے ہیں نیز اس کی حرکت کا راستہ بھی متعین کر سکتے ہیں۔ اس علم کو انگریزی میں PALA END MAGNATICS کہتے ہیں۔ ان تغیرات کے دوران جب زمین میں سخت چٹانی علاقوں کا دور آیا تو لوہے کے ذرات نے بالکل اسی طرح جس طرح قطب نما یا کمپاس کی سوئی اپنا راستہ متعین کر لیتی ہے فوراً زمینی مقناطیسی قوت کے ساتھ تعاون پیدا کر لیا۔ انہیں چٹانی تودوں کا جھکاؤ اور زاویہ ماپنے سے اس چٹان کی زمینی ترتیب اس کی عمر اور وہ جہت معلوم کی جاتی ہے۔ جس طرف اس کا رخ رہا ہو۔

آج سے ۵۶۰ ملین سال قبل جن حالات سے گذر کر زمین کے مختلف حصے معرض وجود میں آئے ان کے خوردبینی مشاہدے سے ان کی عمر اور اصلیت کا اندازہ کیا جاتا ہے چنانچہ یہ مطالعہ بتاتا ہے کہ ۲۰۰ ملین سال قبل زمین کا نصف حصہ خشکی ایک دوسرے سے مل کر ایک بہت بڑا براعظم بناتا تھا۔ یہ عظیم براعظم جس کا نام جغرافیہ دان گونڈوانا (GONDWANA) رکھتے ہیں، آج کے براعظم افریقہ، براعظم جنوبی امریکہ، براعظم آسٹریلیا، انٹارکٹیکا، انڈیا، ترکی، عرب علاقوں اور فلوریڈا پر مشتمل تھا۔ بہت لمبے عرصے سے سفر کے بعد گونڈوانا قطب جنوبی پر سے سفر کرتا ہوا شمال کی جانب چلتے ہوئے کرہ ارض کے دوسری جانب پہنچ گیا جب کہ باقی دوسرے چھوٹے براعظم کھسکتے ہوئے خط استواء کے قریب آ گئے۔ خشکی کا ایک بہت بڑا حصہ جسے بالٹکا کہتے ہیں گرینائٹ کی بہت بڑی بڑی تہوں پر مشتمل ہے جو قریباً ۲۷۰۰ ملین سال قبل بڑے بڑے آئی لینڈز کے اجتماع کی بدولت معرض وجود میں آیا تھا۔ جو سویڈن سے لے کر یوکرائن (روس) تک وسیع ہے۔ بالٹکا کے مغربی حصے میں بھی ایک خاصا وسیع حصہ خشکی پیدا ہو چکا تھا جسے LAVRENTIA کہا جاتا ہے جو بالآخر شمالی امریکہ کی صورت اختیار کر گیا۔ دنیا کے جنوبی سمندری حصے میں بھی خشکی کے کئی بڑے حصے پیدا ہوئے جو بعد میں ARMONICA، AVALONIA اور جنوبی برطانیہ کی صورت اختیار کر گئے۔

قریباً ۵۰۰ ملین سال قبل مختلف تدریجی تغیرات کے نتیجے میں BALTICA اور LAVRENTIA کے علاقے سمندر کے بند ہو جانے کی وجہ سے (جس کی تفصیل آگے آئے گی) ایک دوسرے کی طرف کھسکنے شروع ہوئے اور ۷۰ ملین سالوں کے عرصہ میں ایک دوسرے سے مل گئے۔ اس ٹکر کے نتیجے میں جو طاقت پیدا ہوئی اس نے دونوں خطوں کے کناروں کو موڑ کر رکھ دیا جس کے نتیجے میں ہمالیہ کی جسامت کے پہاڑوں کا سلسلہ پیدا ہو گیا جو نیویارک سے شروع ہو کر آئرلینڈ سکاٹ لینڈ کو شامل کرتے ہوئے گرین لینڈ اور ناروے تک چلتا چلا گیا۔

اس سے بھی بڑا حادثہ ۲۵۰ ملین سال قبل اس وقت پیش آیا جب گونڈوانا کے عظیم براعظم نے شمال کی طرف سفر شروع کیا اور LAVRENTIA - BALTICA پلیٹ کو دھکیلنا شروع کیا جبکہ AVALONIA اور ARMORICA کے علاقے ان سے بھی اوپر میں سامنے تھے۔ اس طاقت نے تمام براعظموں کو ایک خاص ترتیب دے دی تاہم درمیانی سمندر جہاں خشکی نے جگہ بنا لی تھی۔ ختم ہو کر رہ گیا۔ اس طرح شمالی افریقہ کا کنارہ جنوبی یورپ کے ساتھ مل گیا اور افریقہ کا مغربی حصہ مکمل طور پر جنوبی امریکہ کے ساتھ مل گیا۔ براعظموں کی اس وقت کی تقسیم کے مطابق ماسکو سے نیویارک، بیونس آئرس اور جوہانس برگ کا سفر صرف خشکی کے راستہ کیا جا سکتا تھا

۱۵۰ ملین سال قبل براعظموں کی مزید تقسیم کے عمل کے نتیجہ میں جو حرکات اور ٹکراؤ پیدا ہوئے وہ تاریخ میں سب سے خوفناک تھے جس کے نتیجے میں ایسے بڑے بڑے پہاڑی سلسلے شروع ہوئے جن کی بلندی ماؤنٹ ایورسٹ سے بھی چار میل زائد تھی۔ انہیں سے ایک سلسلہ فرانس، جرمنی، چیکوسلواکیہ اور پولینڈ میں پایا جاتا ہے۔ جن میں سے BOHEMIAN اور HARZ، VOSGES پہاڑی سلسلے زیادہ مشہور ہیں ان پہاڑوں کی باقیات میں سے شمالی یورپ کے پہاڑی سلسلے باقی بچے ہیں۔

۲۵۰ ملین سال قبل سائبیریا کا خطہ روس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے مشرقی کنارے سے مل چکا تھا۔ ۱۸۰ ملین سال قبل وہ دور آیا جب زمین ان تغیرات کا شکار ہوئی جس نے اب تک جمع ہونے والی خشکی کے حصوں میں توڑ پھوڑ کا عمل شروع کر دیا جس کے نتیجہ میں براعظموں کی وہ تقسیم عمل میں آئی جسے آج ہم دیکھتے ہیں۔ چنانچہ بہت بڑے بڑے براعظموں سے کچھ نسبتاً چھوٹے مگر عظیم ٹکڑے علیحدہ ہو کر کھلے سمندروں میں مختلف سمتوں میں دور ہوتے چلے گئے۔ LAURENTIA کے بعض علاقے۔ جو اب ناروے، سکاٹ لینڈ، شمالی انگلینڈ اور مکمل آئرلینڈ کی شکل میں یورپ کے مشرقی حصے کی طرف بہہ کر آ گئے، جبکہ فلوریڈا جو اصلاً افریقہ کا حصہ تھا۔ شمالی امریکہ کی طرف بہہ کر چلا گیا مگر اس عمل کے دوران اس کا ایک حصہ جو مشرقی سائبیریا پر مشتمل تھا۔ ایشیا کی طرف چلا گیا جب کہ بعض دوسرے علاقے اس عمل کی زد میں آ کر ٹوٹ پھوٹ کر بہت چھوٹے جزائر کی شکل میں مختلف سمتوں میں پھیل گئے۔ چنانچہ BALTICA اور ARMORICA پلیٹوں کو جو بڑے خطوں نے چلایا تو وہ علاقے ایک خاص ترتیب اختیار کر گئے جنہیں آج ہم جنوبی برطانیہ، ویلز، آئرلینڈ، بیلجیم، ہالینڈ، فرانس ایبیریا، آسٹریا، مشرقی سوئٹزرلینڈ اکثر حصہ جرمنی، چیکوسلواکیہ اور جنوبی پولینڈ کے نام سے جان سکتے ہیں۔

ان براعظموں کو اپنی جگہ قرار پکڑنے میں ۱۱۵ ملین سال کا عرصہ لگا جب کہ شمالی امریکہ اور یوریشیا کو بحر اوقیانوس سے گذر کر اپنی جگہ بنانے میں ۸۰ ملین سال کا عرصہ لگا عجب کہ ابھی بھی یہ دونوں خطے اوسطاً ۲ء۱ سینٹی میٹر فی سال کی رفتار سے ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ برطانیہ یورپ کے بقیہ حصے سے اس طرح علیحدہ ہو گیا جس طرح دانت کو منہ سے نکال لیا جاتا ہے اور جس زمینی پلیٹ پر یہ واقع تھا وہ لمبائی اختیار کرتی چلی گئی اور اس کے اردگرد آئرلینڈ، انگلش چینل اور نارتھ سی جیسے سمندروں کی صورت پیدا ہو گئی۔

ایبیریا اور فرانس بھی اس ردوبدل سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ سپین کے شمالی علاقوں جو فرانس کے مغربی حصے سے ملحق ہیں، نیز پرتگال کے شمال کے رخ کے علاقوں پر مشتمل ایک کشادہ پٹی قائم ہو گئی۔ ۱۱۰ ملین سال قبل اس پورے علاقے پر ایک ایسا تغیر آیا جس کے نتیجے میں ایبیریا کا علاقہ گھڑی کی سوئیوں کی مخالف سمت میں گھوم گیا اور ۸۰ ملین سال قبل یہ علاقہ یورپ سے مکمل طور پر آزاد ہو گیا اور ۳۵ ملین سال فرانس کے جنوب میں بطور ایک جزیرے کے گذارے۔

جب ۱۴۵ ملین سال قبل افریقہ اور یورپ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تو اس کے نتیجے میں چھوٹے چھوٹے خشکی کے ٹکڑے پیدا ہوئے جو بلقان، جنوبی سوئٹزرلینڈ سسلی اور سپین کا جنوبی ساحلی علاقہ ہیں۔ تاہم ایک نسبتاً بڑا قطعہ خشکی بھی پیدا ہوا جو ہنگری، یوگوسلاویہ، البانیہ، یونان اور اٹلی کے اکثر حصہ پر مشتمل ہے جسے ADRIATICA کہا جاتا ہے۔

۶۵ ملین سال قبل براعظم افریقہ جانب مشرق یورپ کے نسبتاً قریب چلا گیا۔ پھر اپنی سمت تبدیل کرتے ہوئے ۳۵ ملین سال قبل مغرب کی جانب رخ کرتے ہوئے یورپ کے کافی قریب چلا گیا۔ افریقہ کی مشرق کی جانب حرکت کے نتیجہ میں ADRIATICA کا علاقہ بلقان کے قریب چلا گیا جس کی صورت تب سے برقرار چلی آ رہی ہے۔ جنوبی یورپ میں ہونے والی تبدیلیوں کا عمل جو ۴۵ ملین سال قبل شروع ہوا تھا۔ اور تا حال جاری ہے۔ وہ براعظم افریقہ کے شمال کو جانب یورپ حرکت کرنے کا عمل ہے۔ یورپ کے مغرب میں ایبیرین بلاک اس عمل کے نتیجے میں ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے جنوبی فرانس وجود میں آیا۔ اس ٹکر کے نتیجے میں فرانس اور سپین کے کنارے ایک دوسرے میں ایسے گھس گئے کہ شدت دباؤ کی وجہ سے پہاڑوں جیسی بلندیاں پیدا ہو گئیں۔ جب کہ مشرق میں دونوں بلقان بلاکس نے جنوب مغربی روس سے ٹکر لی جس کے نتیجے میں رومانیہ، بلغاریہ، مشرقی یونان اور ترکی کا یورپی حصہ پیدا ہوئے۔ یورپ کے درمیان میں مختلف جگہوں پر نسبتاً میدانی حصے تھے وہ اس دھکم پیل کے نتیجے میں بلندیوں میں تبدیل ہو کر پہاڑوں کی شکل اختیار کرتے چلے گئے۔ ۳۰ ملین سال قبل فرانس کا ایک حصہ جانب مشرق حرکت اختیار کر گیا جس نے قریبی سمندر میں موجود زمینی تہہ کو توڑ کر رکھ دیا جس کے نتیجے میں اس کے کچھ ٹکڑے اٹلی کے ساحل کی طرف دھکیل دیئے گئے جو بالآخر APPENINE پہاڑی سلسلے کی صورت اختیار کر گئے۔

تباہ کن زلزلوں اور دیگر موسمی حادثات نے بھی ان تبدیلیوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یونان، ترکی اور سسلی کے نیچے افریقی پلیٹ کی حرکت نے بڑے بڑے آئی لینڈز کی پٹی قائم کر دی۔ اور اٹلی کے VESUVIUS ETNA اور STROMBOLI جیسے آتش فشاں پہاڑ پیدا کر دیئے۔

اس تغیر میں سب سے دلچسپ بات شاید یہ ہو کہ افریقی اور یورپین براعظموں کے ملاپ کے نتیجے میں بحیرہ روم مکمل طور پر خشک ہو گیا تھا۔ یہ واقعہ دس ملین سال قبل رونما ہوا جب کہ ترکی اور جزیرہ نمائے عرب نے شمال کی جانب حرکت کی اور بحیرہ روم کو بحیرہ ہند سے جدا کر دیا جب کہ مراکو اور سپین کے علاقے ساتھ مل گئے اور سمندر کو بحر اوقیانوس سے بالکل کاٹ دیا۔ اس طرح مقامی سمندر ایک نہایت نمکین جھیل کی صورت اختیار کر گیا۔ جو بالآخر مکمل خشک ہو گئی۔ قریباً ایک ملین سال قبل یہ علاقہ موت کی وادی بن چکا تھا۔ جس کی فضا سخت گرم، جس میں پانی کا نام ونشان تک نہ تھا اور ۲ ہزار فٹ بلند نمک کی تہوں کا میدان ہر طرف دکھائی دیتا تھا۔ ۵ ملین سال قبل جبرالٹر کے قریب اچانک خشک شدہ سمندر کے مغربی کنارے میں ایک شگاف پیدا ہوا اور بحر اوقیانوس کا پانی نیاگرا فال سے ۲۰۰ گنا زیادہ طاقت کے ساتھ اس میں داخل ہونا شروع ہوا۔ اور ایک ہزار سال تک خشک سمندر کا پیٹ بھرتا رہا۔ جغرافیہ دانوں کا اندازہ ہے کہ اس اچانک تبدیلی سے زمین کے ایک حصہ میں بوجھ بڑھ جانے سے زمین کی رفتار بھی سیکنڈ کے ایک معمولی حصے کے حساب سے کم ہوئی ہو گی۔

دس ہزار سال قبل جب بحیرۂ اسود اور بحیرۂ روم ۱۲۰ فٹ گہرے سمندری راستے کے ذریعہ باسفورس کے راستے آپس میں مل گئے تھے۔ اس وقت یورپ اپنی موجودہ شکل مکمل کر چکا تھا تاہم ابھی تک یہ صورت ایک لحاظ سے تغیر پذیر ہے۔ جیسا کہ افریقہ جانب شمال حرکت میں ہے۔ اس طرح ممکن ہے کہ پہاڑ مزید بلندی اختیار کر کے مزید وزنی ہوتے جائیں اور پورا براعظم یورپ یہ وزن برداشت نہ کرتے ہوئے ٹوٹ کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے۔ جزیرہ نمائے ایبیریا ممکن ہے کہ اس دھکم پیل کے نتیجے میں ٹوٹ کر دوبارہ بحیرہ اوقیانوس کا ایک جزیرہ بن جائے۔ جبرالٹر کے میدانی حصے ممکن ہے کہ پھر آپس میں مل جائیں اور مغربی بحیرہ روم کو دوبارہ خشک جھیل میں تبدیل کر دیں۔ جب کہ مشرقی بحیرہ روم مکمل طور پر ختم ہو جائے اور اس کی جگہ ایسے پہاڑ پیدا ہو جائیں جن کا سلسلہ شام سے لے کر اٹلی تک ہو۔ دوسری طرف جیسا کہ بحیرہ اوقیانوس کا بڑا ہوتا جا رہا ہے لہذا ممکن ہے کہ سمندر کی تہہ سے نئے جزائر کا سلسلہ نمودار ہو جن کی وسعت ناروے سے لے کر پرتگال تک ہو۔

اس ساری تحقیق کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم اپنا سامان باندھنا شروع کر دیں کیونکہ ان واقعات کی تکمیل میں کئی ملین سال درکار ہوں گے۔

ہماری زمین اندرونی اور بیرونی طور پر ہر وقت جن ممکنہ تباہیوں کی زد میں ہے اس کا ذکر قرآن کریم میں متعدد جگہ پر ملتا ہے جیسا کہ اوپر مثالوں سے واضح ہو چکا ہے جو خطرات اندرونی طور پر زمین کو درپیش ہیں سائنسدان انہیں تفصیلاً جانتے ہیں جس کی تفصیلی بحث یہاں مقصود نہیں تاہم بلحاظ نفس مضمون یہ ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہو گا کہ زمین کے مختلف براعظموں کی منظم حرکت ہی ایسا وقت لا سکتی ہے کہ قیامت کا سماں پیدا ہو کر کل آبادی کا خاتمہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ جب تک اپنا کارخانۂ قدرت قائم رکھنا چاہے گا وہ خود انسانوں کی حفاظت فرمائے گا اور ان آفات کو روک کر رکھے گا کیونکہ اس کے حکم کے بغیر ایک خشک پتے کو بھی گرنے کی طاقت نہیں ہے۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

خدا تعالیٰ کا فضل جب نازل ہو کسی فرد یا قوم پر تو وہ ہدایت پا لیتی ہے۔ دوسرے آپ ہدایت پر قائم نہیں رہ سکتے جب تک خدا تعالیٰ کی رحمتیں آپ کو اپنے فضل اور رحمت کے رستوں میں جکڑ کے ہدایت کے اوپر قائم نہ رکھیں۔ (اے ہمارے رب۔ ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا) اے خدا ایسے سامان پیدا کر کہ جو تجھ سے ہم نے ہدایت حاصل کی ہے اس کے بعد ہم ہدایت چھوڑ کے کج راہوں کو اختیار نہ کرنے لگ جائیں۔ صراطِ مستقیم چھوڑ کے ان راہوں کو اختیار نہ کریں جو تیری طرف نہیں لے جا رہیں بلکہ سیدھی شیطان کی طرف لے جانے والی ہیں۔ سپین میں بھی یہی ہوا وہاں تو دیکھ رہے تھے ہم۔ کیا تھے اور کیا بن گئے تو... (آل عمران آیت ۹)

وہاں بھی خطبہ میں نے اسی مضمون پر دیا تھا زیادہ تفصیل سے دہا تھا اس وقت تو میں مختصراً بتا رہا ہوں آپ کو۔ یہ دعا بڑی ضروری ہے دونوں طرح ہوتا ہے ایک فرد ہدایت حاصل کر لینے کے بعد کج روی اختیار کر لیتا ہے ایسا بھی ہوا۔ ہماری تاریخ بھری پڑی ہے اس سے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک نسل تو ہدایت پر قائم رہے اور ان کی اگلی نسل جو ہے وہ ہدایت کی راہوں کو چھوڑ رہی ہے بڑی ذمہ داری ہے اپنے بچوں کو ہدایت پر قائم رکھنے کی، تدبیر کے ساتھ بھی اور دعاؤں کے ساتھ بھی۔ پس تدابیر بھی کرو اور دعائیں بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو تا قیامت ہدایت پر قائم رکھے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تحریکِ جدید

۳۰ اگست تا ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء

"اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔" (سیدنا حضرت فضلِ عمر)

(۱) فرائض سیکرٹریان تحریک جدید کی نقل جماعتوں کو متعدد مرتبہ ارسال کی جا چکی ہے۔ ان کو مدِ نظر رکھا جائے۔

۲۔ حسب سابق امسال بھی مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کریں۔

۳۔ ۳۰ اگست بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبہ جمعہ دلوائیں۔ یہ ہفتہ بڑے منظم طریق سے منوانے کا اہتمام کریں۔ جملہ ذیلی تنظیموں کا (لجنہ، انصار، خدام) تعاون حاصل کر کے کام شروع کر دیں۔

۴۔ جن افراد کے ذمہ جس قدر چندہ باقی ہے اس کی وصولی کے لئے مناسب تعداد میں محصلین مقرر کروائیں جو گھر بہ گھر پھر کر عرصہ مذکورہ میں وصولیاں کریں۔

۵۔ جن افراد کے وعدے غیر معیاری ہیں ان سے معیار کی پابندی کروائیں اور ٹارگٹ حاصل کر کے دم لیں (کم از کم چندہ کتنا ہونا چاہیئے؟ وہ ماہوار آمد کا ۵/۱ ہے یہ امر واضح کر دیا گیا ہے)

۶۔ مخیر دوستوں سے پانچ پانچ سو یا اس سے زائد رقم کی اپیل کریں۔

۷۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے بند کھاتہ جات بحال کرانے کی بھی از حد کوشش کریں اور ان کے وارثوں سے کچھ نہ کچھ لے کر کھاتے زندہ کروائیں۔

۸۔ ۷ ستمبر کو جائزہ لیں اور جن افراد نے پر خلوص تعاون فرمایا ہو ان کے اسماء بغرض دعا سنائے جائیں۔

۹۔ جمع شدہ رقم اولین موقعہ پر مرکز میں پہنچانے کا اہتمام کریں۔

۱۰۔ حضور انور کی دعاؤں سے فیضیاب ہونے کے لئے اولین موقعہ پر ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یہ ایک واقعی اور یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔ لیکن جو کسل اور سستی سے کام کرتے ہیں وہ آخر کار ہلاک ہو جاتے ہیں۔"

مُلکی خبریں

○ پورے پاکستان میں یوم آزادی کا جشن نہایت جوش و خروش اور ولولہ سے منایا گیا۔ صوبائی اور وفاقی دارالحکومتوں میں دن کا آغاز توپوں کی سلامی سے ہوا۔ صبح آٹھ بجے وزیر اعظم نے اسلام آباد میں پارلیمنٹ ہاؤس کی بلڈنگ کے سامنے قومی پرچم لہرایا اور قومی ترانہ گایا۔ سات بجکر آٹھ منٹ پر ملک بھر میں سائرن بجائے گئے اور آٹھ بجے سارے ملک کے افراد نے قومی ترانہ گایا۔ ملک بھر میں جشن آزادی کے موقع پر متعدد تقاریب منائی گئیں۔ ہر صوبے میں صوبے کے وزراء اعلیٰ نے قومی پرچم لہرایا۔ عام لوگوں نے گھروں پر قومی پرچم لہرائے۔ چراغاں گیا۔ مٹھائی تقسیم کی گئی۔ بازاروں اور گھروں کو قومی پرچموں سے سجایا گیا۔ کھیلوں کے مقابلے کروائے گئے۔

○ وزیر اعظم نے اسلام آباد میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں بہت اہم کاموں کے بیج بو رہا ہوں اس کے نتائج وقت پر نکلیں گے۔

○ وزیر اعظم نے لاہور میں والٹن کے مقام پر "باب پاکستان" نامی یادگار کا سنگِ بنیاد رکھا یہ یادگار اس جگہ قائم کی جا رہی ہے جہاں بھارت سے ہجرت کر کے آنے والوں نے ۱۹۴۷ء میں پہلا پڑاؤ ڈالا۔

○ وزیر اعظم نے باب پاکستان کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر عوام میرے منصوبوں کی تائید کریں تو میں پانچ سال کے اندر اندر ملک کی تقدیر بدل کر ملک کو خوشحال بنا دوں گا۔ انہوں نے عوام کو صبر کرنے کی نصیحت کی اور کہا کہ میرے منصوبوں کے نتائج میرے دورِ حکومت کے اندر ہی ظاہر ہو جائیں گے۔

○ جھنگ میں انجمن سپاہ صحابہ کے امیدوار صوبائی اسمبلی میاں اقبال حسین کو ہلاک کر دیا گیا۔

○ فیصل آباد میں دوسرے دن بھی بنک ڈکیتی ہوئی۔ ڈاکوؤں نے حبیب بنک سبزی منڈی رحمانیہ روڈ برانچ سے ۸ لاکھ روپے لوٹ لئے۔

○ جماعت اسلامی نے آئی جے آئی کے سربراہ میاں نواز شریف سے ۵ نکات کی وضاحت طلب کر لی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم نے سرد مہری کا رویہ نہ چھوڑا تو اپنے لائحہ عمل پر نظر ثانی کریں گے۔

غیر مُلکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں سخت پابندیوں کے باوجود کشمیری عوام نے جوش و خروش اور ولولہ سے یوم آزادیٔ پاکستان منایا بھارتی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ حریت پسندوں کی طرف سے مختلف علاقوں میں پاکستان کا یوم آزادی منائے جانے کی خبروں کے اعلان کے ساتھ ہی بھارتی حکومت نے وادی میں فوج میں اضافہ کر دیا ہے چنانچہ بھارتی فوج کے ساتھ کشمیری مجاہدین کی جھڑپیں ہوئیں اس میں ۷ افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں ۵ حریت پسند تھے۔ قابض فوجوں کی اندھا دھند فائرنگ سے ایک بے گناہ خاتون بھی ہلاک ہو گئی۔

○ افغانستان کی جنگ میں جنگی قیدیوں کا تبادلہ عمل میں لایا گیا۔ چھ افغان مجاہدین کے بدلے میں ایک روسی قیدی قربان علی کوف کو رہا کیا گیا ہے۔ یہ تبادلہ اقوام متحدہ کے ذریعے عمل میں آیا۔

○ امریکہ کے صدر بش نے لبنان میں مغربی یرغمالیوں کی رہائی کے بارے میں امید کا اظہار کیا ہے لیکن ساتھ ہی کہا ہے کہ ہمیں کسی خوش فہمی میں نہیں رہنا چاہیئے۔

زمین برائے فروخت

ربوہ سے ۲۰ کلو میٹر دور ترکھانانوالہ چوک پر ۶ کنال ۴ مرلے برلب سڑک پختہ از لالیاں تا جھنگ برائے فروخت موجود ہے۔ زمین پر حویلی اور تین کمرے پختہ تعمیر شدہ ہیں۔ خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

رابطہ کیلئے: مبارک ڈیری لیٹسٹڈ شاہ جیونا
عبدالسمیع ورڈ ائچ ۴/۲۹ دارالعلوم غربی ربوہ
فون نمبر ۳۰۶ - ۵۰۸

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس 200/-
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس 100/-
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE اٹھرا کورس 90/-
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

خالص فریزین نسل کے جانور برائے فروخت

وڈ ایچ لائیوسٹاک فارم واقع چک ۱۷ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں خالص فریزین نسل کے جانور بشمول بچھڑے۔ بچھڑیاں و بڑے وہڑیاں۔ حاملہ اور شیر دار گائیں جو کہ آسٹریلیا سے براہ راست درآمد کی گئیں تھیں برائے فروخت موجود ہیں۔ رابطہ کے لئے مالک فارم بروز جمعۃ المبارک فارم پر موجود ہوتا ہے۔ نیلامی کی حتمی تاریخ ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء مقرر کی جاتی ہے۔

مالک فارم: ڈاکٹر محمود احمد ویٹرنری افسر کوٹ امیر شاہ
۱۳/۱ دارالصدر شمالی ربوہ